السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی انسان نے غسل کرنا ہو لیکن سحری کا وقت اتنا تنگ ہو کہ غسل کرتے کرتے اس کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو کیا غسل کیے بغیر حالت جنابت میں روزہ رکھا جا سکتا ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں فتویٰ دیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ روزہ کے لئے بروقت تیاری کرے اور اپنی حاجاتِ لازمہ سے فارغ ہو کر روزہ رکھے لیکن اگر فجر صادق کی ابتدائی ساعات میں جنابت کی حالت میں روزے کی ابتداء کرے تو اس کی گنجائش ہے البتہ بروقت غسل کر کے نماز میں شریک ہو جائے مگر بلا عذر شرعی اسے معمول بنا لینا اور اس کیفیت کو طول دینا مستحسن نہیں، بلکہ روزے میں اس انداز سے عیب آجاتا ہے۔ بہر حال حالتِ جنابت میں روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''روزہ دار جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے۔'' [1]

پھر انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث پش کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات جنابت کی حالت میں صبح کرتے تو روزہ رکھ کر غسل کر لیتے تھے۔ [2]

اس روایت کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے وعظ میں یہ بیان کیا کرتے تھے ''جو انسان صبح صادق جنابت کی حالت میں پائے وہ روزہ نہ رکھے۔'' راوی حدیث حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے باپ سے کیا تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا پھر ہم مسئلہ کی تحقیق کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان دونوں نے بتایا کہ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کے وقت بیدار ہوتے تو انہیں غسل کی ضرورت ہوتی، آپ اسی حالت میں روزہ رکھ لیتے تھے، ہم یہ سن کر مروان کے پاس آئے اور انہیں حقیقت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ انہیں بھی اس سے آگاہی ہو جائے، جب ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس مسئلہ کے متعلق بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نہیں سنا تھا بلکہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ بیان کیا جسے میں نے آگے بیان کرنا شروع کر دیا، اب چونکہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ہمیں اس حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے لہٰذا میں اپنے پہلے موقف سے رجوع کرتا ہوں۔ [3]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حالتِ جنابت میں روزہ رکھا جا سکتا ہے لیکن نماز کے لئے اسے غسل کرنا ہو گا، کیونکہ نماز کے لئے طہارت بنیادی شرط ہے، لیکن اس طرح کی کیفیت کو معمول نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ انسان کو چاہیے کہ روزہ کے لئے صبح جلدی بیدا ہو تاکہ اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر تسلی سے روزہ رکھے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحيح البخاري، الصوم باب ٢٢۔

[2] صحيح البخاري، الصوم: ١٩٢٥۔

[3] صحيح مسلم، الصيام: ٢٥٨٩۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 61

محدث فتویٰ